تخصص فی علوم الحدیث کی ضرورت

از

مولانا سید احمد رضا صاحب بجنوری نقشبندی مجددی

فاضل دارالعلوم دیوبند

(صاحب انوار الباری شرح صحیح البخاری)

پیشکش

ابو محمد سعدی چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب جانتے ہیں کہ عصری **علوم وفنون** میں تکمیل استعداد کے لیے **تخصص اورڈاکٹریٹ** کا طریقہ عام ہوچکا ہے ،اور ہر فن کے استاذ کو اس میں لیے تخصص وڈاکٹریٹ کرنالازمی ہوچکا ہے،یعنی کسی فن میں ایم اے یاڈبل ایم اے کر لینا بھی کسی یونیورسٹی میں اس فن کا استاذ بننے کے لیے کافی نہیں ہے، لیکن ہمارے بڑے جامعات اسلامیۃ عربیہ میں صرف دورہ سے فرغت ہی کو استاذ حدیث بننے کے لیے کافی سمجھ لیا جاتا ہے-

یہ بہت ہی بڑی فروگذاشت ہے، خاص طور سے جبکہ اوپر کے ذکر کیے ہوئے اساتذہ و اکابر(مولانا محمد قاسم نانوتوی، مولانا رشید احمد گنگوہی، مولانا محمود الحسن دیوبندی، مولانا شیخ محمد تھانوی، مولانا خلیل احمد سہارنپوری، مولانا زکریا، علامہ انور شاہ کشمیری، مولانا اشرف علی تھانوی، مولانا شبیر احمد عثمانی، مولانا محمد یوسف امیر تبلیغ رحمہم اللہ) کے تبحر و جامعیت کا دسواں حصہ بھی ہماری آج کل کے اساتذہ حدیث میں موجود نہیں -

اسی اہم ضرورت کا احساس کر کے محترم محمد یوسف بنوری رحمہ اللہ نے اپنے دار العلوم نیوٹاؤن کراچی (جامعہ علوم اسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی) میں تخصص حدیث کا درجہ کھولا تھا، اور یہاں ہمارے محترم شیخ الحدیث مولانا حبیب الرحمن اعظمی دامت فیوضہم نے بھی اس کی مہم چلائی ہے، خدا ان کو کامیاب کرے، زیادہ فکر اس کی ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد تخصص حدیث کرانے والے اساتذہ بھی نہ رہیں گے-

کونسے ادارے یہ درجہ آسانی سے کھول سکتے ہیں:

جامعات میں سے ہر ایک اپنے یہاں کے دورہ حدیث کے ممتاز فارغین میں سے کم سے کم پانچ یا سات طلبہ کو معقول وظیفہ ماہوار دے کر تین سال میں فن حدیث ورجال کا تخصص کرا سکتے ہیں -

کم وظیفہ پر ممتاز فارغین حدیث نہ ملیں گے، کیونکہ وہ فارغ ہوتے ہی بڑے مدارس میں اچھا مشاہرہ حاصل کر سکتے ہیں، پھر ایسے متخصصین کو ان ہی جامعات میں کئی ہزار تک مشاہرہ بھی ملنا چاہئیے، جس طرح کسی فن میں

ڈاکٹریٹ کرنے والے اساتذہ کو مثلا علی گڑھ مسلم یونیورسٹی میں تین سے چار ہزار روپے ملتے ہیں تو وہ بیرونی ممالک کی یونیورسٹیوں میں پچیس سے تیس ہزار مشاہرہ پاتے ہیں -

غرض بغیر تخصص فی الحدیث کے بظاہر حالات ہم علوم حدیث کی حفاظت وترقی میں ہرگز کامیاب نہ ہوں گے -والامر الی اللہ

(از انوار الباری (ج/ ہفتدہم) ص/ 124-125 ط/ مکتبہ ناشر العلوم بجنور یوپی-بتغیر یسیر)

جامعات عربیہ میں تخصص حدیث ورجال کے قیام کی تمنا:

میری تمنا ہے کہ جامعات عربیہ میں تخصص حدیث ورجال کا درجہ ضرور قائم ہو، اور قیامت تک جب بھی کسی حدیث نبوی کے رجال پر بحث ونظر اور تحقیق کی ضرورت پیش آئے، تو حضرت عبد اللہ بن مبارک وحضرت ابو اسحاق فزاری کی تلامذہ التلامذہ نقد وجرح کے اسلحہ سے مسلح ضرور ضرور موجود رہیں -

سلفی حضرات بھی تخصص کے درجات کھولیں:

ہمارا سلفی حضرات سے کوئی جھگڑا نہیں ہے، وہ بھی تخصص کے درجات کھولیں، اور پھر حسب ضرورت سب علماء متخصصین ایک جگہ بیٹھ کر تبادلہ خیالات کریں، احقاق حق وابطال باطل کا مرحلہ ہم سب مل جل کر طے کریں، جس طرح سعودی علماء کی مجلس افتاء نے طلاق ثلاثہ کے مسئلہ میں علامہ ابن تیمیہ وابن القیم رحمہا اللہ کی غلطی تسلیم کر کے رائے جمہور کو ترجیح دی ہے، اسی طرح دوسرے بہت سے اہم فروعی واصولی مسائل کا فیصلہ بھی رائے جمہور کی موافق ہو سکتا ہے، اور ایسا ہو سکے تو وہ دن نہایت مبارک ہوگا، **یہی صحیح علمی وحدیثی خدمت ہے**، سب وشتم یا کچھ بھی برا بھلا الزام کسی کو دینا ہرگز علماء کی شان نہیں ہے-اللہم وفقنا وایاہم لما تحب وترضی

(از انوار الباری (ج/ ہفتدہم) ص/ 141 ط/ مکتبہ ناشر العلوم بجنور یوپی-بتغیر یسیر)